

## اُردو حروف کے تعدد و استعمال پر تحقیقات

This a collective of the researches done on frequency of use of Urdu letters to find a teaching strategy of Urdu, because every strategy already in practice is a slogan of recommendations and proposals and a sign of a complete failure in the Pakistani society. The reseacher is ascholar of Urdu and as well as of pedagogy. He looked upon all the reseaches done before and after his research. The 1st research was done in the Markazi Urdu Board in 1958 by Dr. Afzal and thus Urdu key board was the product. The 2nd was carried out by Dr. Mumtaz Mungloory in the NWFP Textbook board Peshawar in 1982 and was used in the textbook development. the 3rd was arranged by himself and was done in Nadra in 1999. This was also utilized in Urdu key board development , now in use of Nadra and by Microsoft. The 4th is now done in a reading project of US Aid in December 2014. This is also being used in teaching and training strategy. All of these researches produced frequency results in approximately closer to each other. He calculated the crux and exact figure and suggested strategy for the development of teaching and primers of Urdu. Ultimately he tried to produce such type of primer of Urdu by National book foundation, Islamabad in 2015.

اُردو کی تدریس کے لیے حروف تہجی کو استعمال کی شرح پیش کرنا ضروری ہے تو پھر وقفے وقفے سے حروف کے تعدد پر تحقیق جاری رہنی چاہیے۔ اب تک ایسی چار تحقیقات سامنے آئی ہیں۔ ان کی تفصیلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عاوا عظیم مشترک نکالا جائے تو حروف کی ایک خاص ترتیب وجود میں آتی ہے۔ یہی تعدد و استعمال کی اوسط صورت ہے۔ ہم اسی کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۱۹۵۸ء میں ایسی پہلی کوشش ڈاکٹر محمد افضل نے کی، جس کی بنیاد پر مرکزی اُردو بورڈ لاہور نے اُردو ٹائپ رائٹر کا کلیدی تختہ وضع کیا۔ یہ تحقیق دستی انجام پائی۔

دوسری بار اُردو قاعدوں میں ترتیبی حروف تہجی کی تدریس پہلے کرانے کی حکمت عملی وضع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر ممتاز منگلوری نے پشاور کے نیکسٹ بک بورڈ میں یہ تحقیق ۱۹۸۲ء میں انجام دی۔ انھوں نے اُردو کی نصابی کتابوں میں حروف شماری

کی۔ یہ تحقیق بھی دستی مکمل کی گئی۔

تیسری بار راقم کی خواہش پر ۱۹۹۹ء میں نادرا (NADRA) میں شناختی کارڈوں کے فارموں کی حروف شناسی انجام دی گئی۔ نادرا کے میجر سہیل اقبال نے دو کروڑ فارموں کو زیر تحقیق رکھا۔ یہ مجموعہ اُردو میں کمپیوٹر کے لیے کلیدی تختہ بنانے کے لیے استعمال ہوا۔ یہ تحقیق کمپیوٹر کے ذریعے مکمل ہوئی۔

چوتھی بار دسمبر ۲۰۱۳ء میں یو ایس ایڈ اسلام آباد کے پاکستان ریڈنگ پراجیکٹ میں اُردو تدریس و تربیت کے لیے انہوں نے تمام بورڈوں کی پہلی اور دوسری جماعتوں کی نصابی کتب کو سامنے رکھا۔ یہ تحقیق بھی کمپیوٹر کے ذریعے انجام پائی۔ ان کے دونوں نتائج مختلف ہیں۔ اعتبار پہلی کی نسبت دوسری جماعت کے اعداد و شمار کو حاصل ہے کیونکہ پہلی میں شعوری طور پر حروف استعمال کیے جاتے ہیں اور دوسری سے عمومی انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ تحقیق بھی کمپیوٹر کے ذریعے مکمل ہوئی۔

ان چاروں کی اپنی اپنی حد بندی تھی۔ اُردو کے تمام ٹرلٹریچر کی نمونہ بندی کر کے تعدد حاصل کرنا ایک مثالی صورت ہے مگر ان چاروں کے چار متغیرات (variables) ہونے کے حوالے سے نمونہ بندی (sampling) کی ایک صورت ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ جس کے مجموعے سے ہم مثالی صورت کے قریب قریب تعدد شمار کر سکتے ہیں۔

یہ تعدد و شمار حسب ذیل تھے:

ڈاکٹر محمد افضل (۱۹۵۸ء) کی تحقیق کے مطابق حروف کا تعدد و استعمال حسب ذیل تھا:

۱	۱۳.۱۳%	۱۰% سے زائد	ح	۰.۹۳%
ی	۹.۷۵%		ز	۰.۷۶%
ے	۸.۳۰%	۵% سے زائد	ف	۰.۷۱%
ن	۷.۷۲%		چ	۰.۶۳%
ک	۷.۲۰%		ص	۰.۶۳%
و	۶.۱۸%		ط	۰.۵۴%
ر	۵.۷۷%		خ	۰.۵۰%
م	۴.۷۳%		ث	۰.۴۹%
ت	۴.۶۷%		ض	۰.۴۲%
س	۳.۱۸%	۲% سے زائد	ژ	۰.۲۰%
ل	۳.۱۵%		ڈ	۰.۲۰%
ہ	۳.۱۲%		ظ	۰.۲۰%
ب	۲.۷۷%		غ	۰.۲۰%
د	۲.۶۶%		ذ	۰.۱۶%

ق	% ۱۶۹۰	ث	% ۰۶۱۵
ج	% ۱۶۷۶	ژ	% ۰۶۰۱
پ	% ۱۶۵۸	ں	% ۰۶۰۱
ش	% ۱۶۲۸	تا قابل شمار	% ۰۶۱۰ سے کم
ع	% ۱۶۳۷	" "	" "
ء	% ۱۶۱۸	" "	" "
م	% ۱۶۱۵		

ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور میں ڈاکٹر ممتاز منگلوری کی تحقیق (۱۹۸۲ء) کے مطابق حروف کا تعدد استعمال:

ا	% ۱۲۶۸۶	ث	% ۰۶۲۸
ے	% ۱۰۶۱۹	بھ	% ۰۶۳۷
ن	% ۸۶۰۰	ص	% ۰۶۳۳
ر	% ۶۶۳۰	چھ	% ۰۶۳۲
ی	% ۶۶۳۰	ص	% ۰۶۲۰
ک	% ۶۶۲۳	ط	% ۰۶۲۸
و	% ۵۵۸۷	گھ	% ۰۶۲۱
ہ	% ۵۶۳۵	دھ	% ۰۶۱۹
م	% ۴۶۱۳	ٹھ	% ۰۶۱۷
ل	% ۳۶۵۸	پھ	% ۰۶۱۶
ت	% ۳۶۵۵	خ	% ۰۶۱۵
س	% ۳۶۳۳	ڑھ	% ۰۶۱۴
ب	% ۲۶۹۲	جھ	% ۰۶۱۲
د	% ۲۶۶۶	نھ	% ۰۶۱۱
پ	% ۱۶۹۲	ٹ	% ۰۶۱۰
گ	% ۱۶۳۵	ڈ	% ۰۶۰۷
ج	% ۱۶۲۱	ز	% ۰۶۰۵
ء	% ۱۶۱۳	ظ	% ۰۶۰۲
چ	% ۱۶۹۷	مھ	% ۰۶۰۲
ش	% ۱۶۹۱	ڈھ	% ۰۶۰۱
ع	% ۱۶۶۱		
آ	% ۱۶۷۷	ژ	% ۰۶۰۱
ح	% ۱۶۷۵	رھ	% ۰۶۰۰
تھ	% ۱۶۷۰	لھ	% ۰۶۰۰
ق	% ۱۶۶۹	تا قابل شمار	% ۰۶۱۰ سے کم
خ	% ۱۶۶۹		
ز	% ۱۶۶۸		
ن	% ۱۶۵۷		
کھ	% ۱۶۵۵		
	% ۱۶۵۷		



ہ	۵۶۹%	۵% سے زائد	ف	۰۶۶%	۰۰۵% سے زائد
ے	۵۶۹%	۵% سے زائد	ح	۰۶۶%	۰۰۵% سے زائد
ن	۵۶۰%	۵% سے زائد	خ	۰۶۵%	۰۰۵% سے زائد
م	۲۶۶%	۲% سے زائد	ق	۰۶۳%	۰۰۱% سے زائد
ت	۲۶۰%	۲% سے زائد	ص	۰۶۳%	۰۰۱% سے زائد
س	۳۶۳%	۲% سے زائد	ڈ	۰۶۳%	۰۰۱% سے زائد
ل	۳۶۲%	۲% سے زائد	ط	۰۶۳%	۰۰۱% سے زائد
ں	۳۶۱%	۲% سے زائد	غ	۰۶۲%	۰۰۱% سے زائد
ب	۳۶۱%	۲% سے زائد	ظ	۰۶۱%	۰۰۱% سے زائد
ھ	۲۶۶%	۲% سے زائد	ض	۰۶۱%	۰۰۱% سے زائد
د	۲۶۵%	۲% سے زائد	ذ	۰۶۱%	۰۰۱% سے زائد
پ	۱۶۹%	۱% سے زائد	ز	۰۶۱%	۰۰۱% سے زائد
گ	۱۶۷%	۱% سے زائد	ء	۰۶۱%	۰۰۱% سے زائد
ج	۱۶۳%	۱% سے زائد	ث	۰۶۰%	نا قابل شمار
چ	۱۶۱%	۱% سے زائد	ژ	۰۶۰%	نا قابل شمار
ش	۰۶۹%	۰۰۵% سے زائد			

ڈاکٹر محمد افضل (۱۹۵۸ء) کی تحقیق کی رو سے تعدد استعمال میں ”ہ“ کی شکل ”ہر“ کو الگ شمار کیا گیا۔ ”ہ“ ۲۶۳۸% اور ”ہڈ“ ۴۷۷%، کل ۳۱۲% استعمال تھا۔ اسی طرح ی ۳۶۱%، ے ۵۶۳% اور ”پ“ ۶۳۳% تھا۔ اگر ”پ“ کا نصف ۳۱۷%، ”ی“ اور ”ے“ میں شامل کر لیا جائے تو ”ی“ ۹۷۵% اور ے ۸۴۰% ہو کر ابتدائی حروف میں آجاتے ہیں۔ اس طرح ۱۰% سے زائد حروف میں صرف ”الف“ ہے جو ۱۳۶۱% تھا۔ ۵% سے زائد حروف: ی، ے، ن، ک، و، ر تھے۔ ۲% سے زائد حروف: م، ت، س، ل، ہ، ب، د تھے۔ ۱% سے زائد حروف: ق، ج، پ، ش، ع، ہ، گ تھے۔ ۰۵% سے زائد حروف: ح، ز، ف، چ، ص، ط تھے۔ ۰۱% سے زائد حروف: خ، ث، ض، ژ، ڈ، ظ، غ، ذ، ث تھے۔ ۰۱% سے کم اور ناقابل شمار حروف: ژ، ل، ہ، تھے۔ ان میں بھ پھ تھ کو الگ حروف شمار نہیں کیا گیا اور نہ ”ھ“ کی تعدد شماری کی گئی۔ اسے ”ہ“ ہی میں شامل سمجھا گیا۔

ڈاکٹر ممتاز منگھوری (۱۹۸۲ء) نے بھ، پھ، تھ، کوا لگ الگ حرف شمار کیا۔ ان کی تحقیق کے مطابق ترتیب حروف یہ تھی۔

- ۱۰% سے زائد حروف: ا، اے۔  
 ۵% سے زائد حروف: ن، ر، ی، ک، و، ہ۔  
 ۲% سے زائد حروف: م، ل، ت، س، ب، د۔  
 ۱% سے زائد حروف: پ، گ، ج، ہ۔  
 ۰.۵% سے زائد حروف: چ، ش، ع، آ، ح، تھ، خ، ز، ف، کھ۔  
 ۰.۱% سے زائد حروف: ٹ، بھ، ص، چھ، ض، ط، گھ، دھ، ٹھ، پھ، غ، ڈھ، جھ، ٹھ۔  
 ۰.۰۱% سے زائد حروف: ٹ، ڈ، ز، ظ، مھ، ڈھ۔

یو ایس ایڈ پراجیکٹ میں پہلی اور دوسری جماعت کی کتابوں کو الگ الگ شمار کیا گیا۔ دوسری جماعت میں ”ی“ اور ”و“ کو بھی الگ الگ دیکھا گیا۔ مگر مجموعی طور پر ہم انہیں ”ی“ اور ”و“ میں شامل کر سکتے ہیں۔ اس کے مطابق:

- ۱۰% سے زائد صرف ”ا“ اور ”ی“  
 ۵% سے زائد ”ر“، ”ز“، ”و“، ”ک“، ”ہ“، ”ے“، ”ن“  
 ۲% سے زائد ”م“، ”ت“، ”س“، ”ل“، ”ہ“، ”ب“، ”ھ“، ”ذ“  
 ۱% سے زائد ”پ“، ”گ“، ”ج“، ”چ“  
 ۰.۵% سے زائد ”ش“، ”ع“، ”ی“، ”ز“، ”ز“، ”ٹ“، ”ف“، ”ح“، ”خ“  
 ۰.۱% سے زائد ”ق“، ”ص“، ”ڈ“، ”ط“، ”غ“، ”ظ“، ”ض“، ”و“، ”ز“، ”ہ“  
 ”ٹ“ اور ”ز“ ناقابل شمار حروف تھے۔

چاروں میں ناقابل شمار حروف ٹ، ڈ، رھ، لھ تھے۔ چاروں تحقیقات کا اوسط کچھ یوں بنتا ہے۔ اگر ”ھ“ کو الگ علامت شمار کریں۔

ڈاکٹر افضل	ڈاکٹر منگھوری	نادرا	یو ایس ایڈ	مجموعہ	اوسط فی صد
۱۳۶۱۳	۱۲۶۸۶	۱۳۶۱۶	۱۲۶۸۰	۵۱۶۹۶	۱۲۶۹۹
.....	۰۶۷۷	۰۶۶۰	.....	۱۶۳۷	۰۶۶۹
۲۶۷۷	۲۶۹۲	۲۶۹۲	۳۶۱۰	۱۱۷۷۱	۲۶۹۳
۱۶۵۸	۱۶۹۳	۲۶۰۳	۱۶۹۰	۷۶۳۵	۱۶۸۶
۳۶۲۷	۳۶۵۵	۳۶۱۳	۳۶۰۰	۱۵۶۹۶	۳۶۹۹
۰۶۳۹	۰۶۳۸	۰۶۷۰	۰۶۷۰	۲۶۷۰	۰۶۵۲

۰۰۱۲	۰۰۳۷	۰۰۰	۰۰۲۳	۰۰۱۰	۰۰۱۳	ث
۱۰۵۲	۶۰۰۷	۱۰۳۰	۱۰۷۰	۱۰۲۱	۱۰۷۶	ج
۰۰۸۹	۳۰۵۵	۱۰۱۰	۰۰۸۳	۰۰۹۷	۰۰۶۳	چ
۰۰۸۰	۳۰۲۰	۰۰۶۰	۰۰۹۲	۰۰۷۵	۰۰۹۳	ح
۰۰۶۲	۲۰۳۹	۰۰۵۰	۰۰۸۰	۰۰۶۹	۰۰۵۰	خ
۲۰۶۳	۱۰۰۵۶	۲۰۵۰	۲۰۷۳	۲۰۶۶	۲۰۶۶	ر
۰۰۲۰	۰۰۸۰	۰۰۳۰	۰۰۲۳	۰۰۰۷	۰۰۲۰	ذ
۰۰۱۳	۰۰۵۷	۰۰۱۰	۰۰۲۷	۰۰۰۵	۰۰۱۵	ز
۶۰۲۳	۲۳۰۹۷	۶۰۵۰	۶۰۳۰	۶۰۳۰	۵۰۷۷	ر
۰۰۵۳	۲۰۱۱	۰۰۷۰	۰۰۵۳	۰۰۶۸	۰۰۲۰	ژ
۰۰۷۲	۲۰۸۶	۰۰۸۰	۰۰۷۳	۰۰۵۷	۰۰۷۶	ز
۰۰۰۱	۰۰۰۲	۰۰۰۰	۰۰۰۱	.....	۰۰۰۱	ژ
۳۰۳۳	۱۳۰۳۱	۳۰۳۰	۳۰۳۰	۳۰۳۳	۳۰۱۸	س
۱۰۰۶	۳۰۲۳	۰۰۹۰	۰۰۹۵	۰۰۹۱	۱۰۲۸	ش
۰۰۵۲	۲۰۰۸	۰۰۳۰	۰۰۶۲	۰۰۳۳	۰۰۶۳	ص
۰۰۳۳	۱۰۳۳	۰۰۱۰	۰۰۲۱	۰۰۲۰	۰۰۳۲	ض
۰۰۳۸	۱۰۵۲	۰۰۳۰	۰۰۳۰	۰۰۲۸	۰۰۵۳	ط
۰۰۱۲	۰۰۳۷	۰۰۱۰	۰۰۱۵	۰۰۰۲	۰۰۲۰	ظ
۱۰۰۵	۳۰۱۸	۰۰۹۰	۱۰۳۰	۰۰۶۱	۱۰۳۷	ع
۰۰۱۹	۰۰۷۶	۰۰۲۰	۰۰۲۵	۰۰۱۵	۰۰۶۱	غ
۰۰۹۳	۳۰۷۶	۰۰۶۰	۱۰۹۰	۰۰۵۵	۰۰۷۱	ف
۰۰۹۹	۳۰۹۵	۰۰۳۰	۰۰۹۶	۰۰۶۹	۱۰۹۰	ق
۶۰۲۷	۲۵۰۰۸	۶۰۲۰	۵۰۳۳	۶۰۶۳	۷۰۲۰	ک
۱۰۶۷	۶۰۹۹	۱۰۷۰	۲۰۳۹	۱۰۳۵	۱۰۱۵	گ
۳۰۳۲	۱۳۰۶۸	۳۰۲۰	۳۰۷۵	۳۰۵۸	۳۰۱۵	ل
۲۰۶۶	۱۸۰۶۲	۲۰۶۰	۵۰۱۶	۲۰۱۳	۲۰۷۳	م

۲۶۴۷	۲۶۹۳	۳۶۱۰	۱۶۸۳	.....	.....	ں
۶۶۶۰	۲۶۶۳۸	۵۶۰	۵۶۶۶	۸۶۰	۷۶۷۲	ن
۶۶۰۶	۲۳۶۲۶	۶۶۴۰	۵۶۸۱	۵۶۸۷	۶۶۱۸	و+و
۴۶۸۹	۱۹۶۵۷	۵۶۹۰	۵۶۱۲	۵۶۴۵	۳۶۱۲	ہ
۰۶۸۲	۳۶۲۹	۰۶۱۰	۰۶۸۸	۱۶۱۳	۱۶۱۸	ء
۸۶۹۲	۳۵۶۷۰	۱۱۶۰۰	۸۶۵۷	۶۶۲۰	۹۶۷۵	ی+ئی
۷۶۱۱	۲۸۶۴۵	۵۶۹۰	۳۶۹۶	۱۰۶۱۹	۸۶۴۰	ے
۰۶۰۱	۰۶۰۱	.....	۰۶۰۱	.....	.....	آ
۲۶۳۵	۲۶۶۹	۲۶۶۰	۲۶۰۹	متعدد بھ پھ	.....	ھ

چاروں تحقیقات کے تقابلیں میں زیادہ فرق ڈاکٹر افضل کے پاس ج، ز، ہ کے کم تعدد کی صورت میں، ڈاکٹر منگلوری کے پاس ڈ، ذ، ط، ظ، ع، ف، ق، بہت کم تعدد کی صورت میں آتا ہے۔

نادرا کی تحقیق (۱۹۹۹ء) میں ف، گ کے زائد تعدد، ن، م، ے کے کم تعدد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ نادرا نے ”ں“ اور ”ھ“ کو الگ شمار کیا ہے۔ نیز ”ے“ کو ”ئی“ میں شامل کیا ہے، اس لیے ”ے“ کا تعدد کم ہو گیا ہے۔ یو ایس ایڈ میں ”ئی“ اور ”و“ کو الگ شمار کرنے سے ”ئی“ اور ”و“ کا تعدد کم ہو گیا جسے جمع کرنے کے بعد اوسط بدل جاتی ہے۔

اس اوسط کے لحاظ سے اب ترتیب یوں بنتی ہے

۱۳%	۲۶۹۳%	ب	۱۳%	۱۲۹۹%	ا
۳%	۲۶۶۴%	د	۹%	۸۶۹۲%	ی
۳%	۲۶۴۷%	ں	۸%	۷۶۷۲%	ے
۳%	۲۶۳۵%	ھ	۷%	۶۶۶۰%	ن
۲%	۱۶۸۲%	پ	۷%	۶۶۲۷%	ک
۲%	۱۶۶۷%	گ	۷%	۶۶۲۴%	ر
۲%	۱۶۵۲%	ج	۶%	۶۶۰۶%	و
۱%	۱۶۰۶%	ش	۵%	۴۶۸۹%	ہ
۱%	۱۶۰۵%	ع	۵%	۴۶۶۶%	م
۱%	۰۶۹۹%	ق	۴%	۳۶۹۹%	ت
۱%	۰۶۹۲%	ف	۴%	۳۶۳۲%	ل
۱%	۰۶۸۲%	ء	۴%	۳۶۳۳%	س

ج	%۸۹	%۱	ض	%۳۳	%۰۶۵
ح	%۸۰	%۱	ط	%۳۸	%۰۶۵
ز	%۷۲	%۱	ذ	%۲۰	%۰۶۲
آ	%۶۹	%۱	غ	%۰۶۱۹	%۰۶۲
خ	%۶۲	%۱	ذ	%۱۴	%۰۶۲
ژ	%۵۳	%۱	ث	%۱۲	%۰۶۲
ٹ	%۵۲	%۰۶۵	ظ	%۱۲	%۰۶۲
ص	%۵۲		ث	%۰۱	نا قابل شمار
			ة	%۰۱	"

گویا گروہ وار ترتیب حروف مندرجہ ذیل ہو سکتی ہے۔

- ۵% اور اس سے زائد، پہلا گروہ: ا، ی، ے، ن، ک، ر، و، ہ، م  
 ۲% اور اس سے زائد، دوسرا گروہ: م، ہ، ت، ل، س، ب، د، ہ، ل، پ، گ، ج  
 ۱% اور اس سے زائد، تیسرا گروہ: ق، ش، ع، ہ، ف، ج، ح، خ، ز، آ، ژ، ٹ، ص  
 ۱% سے کم، چوتھا گروہ: ض، ط، ڈ، غ، ذ، ٹ، ظ  
 نا قابل شمار چھٹا گروہ: ث، ة

انہیں ترتیب ابجدی سے شمار کریں تو حسب ذیل گروہ سامنے آتے ہیں:-

- ۱- ا، ر، ک، م، ن، و، ہ، ی، ے
- ۲- ب، پ، ت، ج، د، س، گ، ل، ہ، ہ
- ۳- آ، ٹ، ج، ح، خ، ژ، ز، ش، ص، ع، ف، ق، م
- ۴- ٹ، ڈ، ذ، ض، ط، ظ، غ
- ۵- ث، ة

اگر ہر گروہ میں حروف تہجی کی روایتی ترتیب ملحوظ رکھی جائے، حروف علت پہلے لیے جائیں تو اس لحاظ سے ہم تعدد استعمال کی

تدریسی ترتیب حسب ذیل قرار دیتے ہیں۔

ا، آ، ی، ے، و، د، ہ، ر، ر، ک، ک، ل، ن، ن، م، م، ہ، ب، بھ، ت، تھ، پ، پھ، ل، لھ، د، د، س، ج، جھ، ش، ع

، ف، ق، گ، گھ، ج، چھ، ح، خ، ز، ٹ، ٹھ، ڈ، ڈھ، ذ، ژ، ٹھ، ص، ض، ط، ظ، غ، ژ، ة۔

اگر صوتی حروف کو ان کے تعدد سے قطع نظر پاس پاس رکھا جائے تو ترتیب کچھ یوں بنتی ہے۔ ان میں صرف ب، پھ اور پ، پھ کو الف کے بعد فوراً استعمال کرنے سے لفظ سازی آسان ہو جاتی ہے۔

- ۱۔ ا، آ،
- ۲۔ ب، پھ
- ۳۔ پ، پھ، ف
- ۴۔ ی، ی، ی، ی، ی
- ۵۔ و، و، و، و، و
- ۶۔ ر، ر، ر، ر، ر
- ۷۔ خ، ق، ک، کھ
- ۸۔ ن، نھ، ل، لھ
- ۹۔ ت، تھ، ٹ، ٹھ، ط، طہ
- ۱۰۔ د، دھ، ڈ، ڈھ
- ۱۱۔ س، ش، ص
- ۱۲۔ ل، لھ، م، مھ
- ۱۳۔ ج، جھ
- ۱۴۔ ش، شج، چھ
- ۱۵۔ غ، گ، گھ
- ۱۶۔ ز، ذ، ض، ظ

اُردو کا جدید ترین قاعدہ کم و بیش ایسی ہی ترتیب کی بنا پر صوتی، بنی اور تصویری یا یا معنی جملوں کے ساتھ تیار ہو سکتا ہے اور اگر ابتدا ہی میں یعنی دو چار اسباق کے بعد ان میں زیر زیر پیش شامل کر لی جائے تو با معنی جملے خاص طور پر ”ہے“، ”وہ“ وغیرہ سے الفاظ بنانے میں آسانی ہوگی۔ قاعدے کی تدوین کے وقت اس ترتیب میں جو کمی بیشی ہوگی وہ ”الفاظ کی تعداد شماری“ کی منتظر ہے۔ روزمرہ امور کے الفاظ، حروف جار وغیرہ کو ان کے مقرون تصورات کے حوالے سے دیکھ لیا جائے۔ خاص طور پر بعض عربی حروف ”ث“، ”ذ“، ”ص“، ”ظ“، ”ع“، ”ف“، ”ق“ اور فارسی حرف ”ژ“ سے ایسے بہت کم الفاظ بنتے ہیں جنہیں قاعدے میں استعمال کیا جاسکے۔ چنانچہ قاعدے کی ترتیب، الفاظ اور جملہ سازی ایسی ہی ذہنی قلابازیوں اور ترکیبوں کی مرہون منت ہے۔ خاص طور پر تیسرے چوتھے حرف کے بعد زبر اور پھر پیش کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اُردو کا جدید ترین قاعدہ انہی بنیادوں پر استوار ہو سکے گا۔ اب بعض قاعدوں میں اس طریقے کو ملحوظ رکھا جانے لگا۔ محکمہ خواندگی حکومت پنجاب لاہور کی طرف سے ۲۰۰۵ء میں شائع ہونے والا بنیادی خواندگی کا قاعدہ ایسی ہی ایک تحقیق پر مبنی جدید ترین قاعدہ ہے۔ اس میں ۵۸ حروف تجزی پر اسباق بنائے گئے ہیں۔ یہ تعداد مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے مقرر کی ہے۔ یہ قاعدہ صوت، حرف، لفظ اور جملہ سازی کی ترتیب کے ساتھ اپنے اسباق یوں پیش

کرتا ہے کہ قاعدے کے اختتام تک عبارت شناسی پر عبور ہونے لگتا ہے۔ یوں ایک نئی طرح کی تدریسی حکمت عملی عمل میں آجاتی ہے۔ یہ قاعدہ مزید شائع ہو کر زیر استعمال نہیں آیا۔

پشاور سے خواندگی کا اساسی قاعدہ ۲۰۰۵ء اس سے ذرا ہٹ کر اور ”م“، ”ن“، ”پ“ جیسے حروف کو پہلے استعمال کر کے تیار کیا گیا جس سے جملہ سازی میں آسانی پیدا ہوئی اور بامعنی تدریس اپنی تکمیل کو پہنچی۔ ایسی تمام حکمت عملیاں اس قاعدے میں شامل کی گئی تھیں۔ اس پر دوبار آزمائش کے بعد و نظر ثانی کی گئی اور یوں یہ قاعدہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوا۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن میں بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ کا اردو قاعدہ (۲۰۱۵ء) ان تمام قاعدوں، تحقیقات اور علمی ضروریات پر مبنی تیار کیا گیا۔ اس میں ا، آ، پ، ب، ک، ت، و، ل، ج، م، ی، و، ہ، ث، ر، ع، ش، ن، س، ج، بھ، گ، ے، ۓ، تھ، ز، ڑ، ے، کھ، ل، ٹھ، ف، پھ، ق، ٹھ، دھ، ڈ، ڈھ، گھ، غ، و، ے، ح، خ، ط، ظ، ذ، ض، جھ، چھ، رھ، ژ، زھ، لھ، مھ، دھ، ژ، ع، ص، ث، پھ، ۓ، ٹی، ڈ کی ترتیب پیش کی گئی۔ لفظ سازی کی ترکیب امتزاجی تھی۔

اب ہمیں اردو کی تدریسی حکمت عملی بدل دینی چاہیے۔ بعض افراد لسانیاتی یا صوتیاتی طریقہ تدریس پر بہت زور دیتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو انگریزی سے واقف اور اردو کی ماہیت سے نااہل ہوتے ہیں۔ محض جدیدیت کا شوق انھیں عالمگیریت میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔ انھیں نہیں معلوم کہ ا، ع، ہ، ث، س، ص، ت، ط، ٹ، ح، ہ، ذ، ز، ض، ظ، ق، ک، ث، ی وغیرہ ہم صوتی ہیں۔ صرف ایک صوت سکھا کر ہم بولنا تو سکھا سکتے ہیں، لیکن لکھنا، پڑھنا نہیں۔ اس مقصد لیے انھیں روایتی یادداشت کو تقویت دینا ہوگی اور ہر حرف سے تحریر ہونے والے لفظ کو اپنے تجربے میں جگہ دینا ہوگی۔ چنانچہ اردو قاعدے کی تدریس میں صوتیاتی طریقہ تدریس کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دینا چاہیے۔ یہ طریقہ اردو کے لیے کسی طور مفید نہیں۔

### ماخذ

- ۱۔ تاج محمد، ابتدائی سطح پر اردو کی تدریس، ”اخبار اردو“، اسلام آباد، فروری ۱۹۸۷ء
- ۲۔ رضیہ سلطان جان، اردو میں جمعی اور املائی حروف کی بحث، ”تعلیمی زاویے“، لاہور، جلد ۱۳، شمارہ ۱، اپریل ۲۰۰۲ء
- ۳۔ ” ” ” ، اردو اور تدریس زبان کے نئے انداز (مطالعہ اور تجزیہ)، ”تعلیمی زاویے“، لاہور، جولائی ۲۰۰۲ء
- ۴۔ عطش درانی، ڈاکٹر، اردو قاعدے میں تعدد استعمال کی بنیادیں ”اخبار اردو“ اسلام آباد، ستمبر ۲۰۰۲ء
- ۵۔ ” ” ” ، جدید اردو تدریسیات، کلیل سنز، راولپنڈی، ۲۰۰۲ء
- ۶۔ ” ” ” ، قاعدہ بنیادی خواندگی، محکمہ خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم حکومت پنجاب لاہور، بہ تعاون یونیسکو، ۲۰۰۵ء
- ۷۔ ” ” ” ، اردو تدریسیات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۷ء
- ۸۔ ” ” ” ، اردو: طریقہ تدریس، پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء

۹- " " ، علم تدریس اُردو، نذیر سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۳ء

۱۰- محمد اکرام ہاشمی، اُردو کے حروف تہجی کا مسئلہ، اخبار اُردو، اسلام آباد، نومبر ۲۰۰۱ء

- 11- Butler, Christopher, Computers in Linguistics, Basil Blackwell Ltd., Oxford, 1985.
- 12- UNESCO, The Use of Vernacular Languages in Education, UNESCO, Paris, 1953.
- 13- US Aid, Pakistan Reading Project, Islamabad, Dec. 2014